اخبار و افکار

وقائع نگار

۲۸ - مارچ ۱۹۷۲ء : محبوب الحق (ریسرچ فیلو) نے سیمینار ہال میں ''عثمانی ترقی پسند اور دستوری حکومت '' (Ottoman Liberals and Constitutionalism) کے عنوان پر انگریزی میں ایک مقالہ پڑھا - حاضرین نے بہت سے نکات پر سوالات کیئے اور تجاویز پیش کیں جن سے مقالہ نگار نے فائدہ اٹھایا -

---

گذشتہ دنوں پشاور یونیورسٹی نے ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی کو توسیعی لکچرز کی دعوت دی - ڈاکٹر معصومی نے ۱۷ - اپریل کو بہرۂ عربی کے زیر اہتمام ایک جلسے میں '' اللغۃ العربیۃ ھی الطریقۃ الوحیدۃ لفہم القرآن و الحدیث '' کے موضوع پر عربی میں تقریر کی جس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا گیا - اس عام جلسے کی صدارت شیخ الجامعہ نے کی - ۱۸ - اپریل کو بہرۂ عربی و اسلامیات کی ایک مشترکہ نشست میں '' النشاط العلمی فی عصری الاموی و العباسی '' کے عنوان پر تقریر کی -

---

۱۸ - اپریل ۷۲ء : سیلونی علماء کے ایک وفد نے ادارۂ تحقیقات اسلامی کی زیارت کی اور اس کے کام کا جائزہ لیا - ڈائرکٹر کی عدم موجودگی میں سکرٹری نے ان کا خیر مقدم کیا اور ادارے کے بارے میں انھیں معلومات بہم پہنچائیں -

پانچ ارکان پر مشتمل یہ وفد نالیمیہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز سیلون کی طرف سے پاکستان کے پندرہ روزہ دورے پر آیا ہوا ھے - یہ وفد پاکستان میں عربی مدارس اور اسلامی اداروں کے اغراض و مقاصد ، دائرہ کار اور نصاب تعلیم

وغیرہ کا جائزہ لے گا۔ نیز یہاں کے علمائے کرام سے مل کر اسلام اور مسلمانوں کے مسائل پر تبادلہ خیال کرے گا۔

نظریاتی کشمکش کے اس دور میں مسلمان خاصکر نوجوان طبقہ جس تیزی سے لامذہبیت کا شکار ہو رہا ہے دنیائے اسلام کے سنجیدہ علما و مفکرین اس پر فکر مند ہیں اور اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے اپنے مقدور بھر کوشاں ہیں۔ ان ممالک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں صورت حال نسبتاً زیادہ سنگین اور تشویش انگیز ہے۔ سیلون بھی ایک ایسا ہی ملک ہے۔ یہ امر خوش آئند اور امید افزا ہے کہ سیلون کے مسلمانوں کو مسئلے کی سنگینی اور نزاکت کا احساس ہے اور وہ اس ضمن میں کچھ مثبت اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔

وفد کے ارکان نے بتایا کہ دوسرے ملکوں کی طرح سیلون میں بھی مسلمان نوجوانوں کو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ اپنے دین سے بیگانہ ہو کر لادینی رجحانات کا شکار ہو جائیں۔ اس کے سدباب کے لئے ہمیں ایسے راسخ العقیدہ اور روشن خیال علماء دین کی ضرورت ہے جو ایک طرف اسلامی علوم میں گہری بصیرت رکھتے ہوں اسلامی قانون اور اسلامی تہذیب کے دلدادہ ہوں تو دوسری طرف عہد جدید کے افکار و خیالات سے بھی پوری طرح آگاہ ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ سیلون کے موجودہ عربی مدرسے اپنے فرسودہ نصاب تعلیم اور علوم حاضرہ سے ناواقفیت کی بنا پر ایسے علماء پیدا کرنے سے قاصر ہیں جو آج کے مسلم معاشرہ کی فکری رہنمائی کر سکیں۔ ادارہ ھذا کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد جدید خطوط پر ایک ایسی عربی درسگاہ کا قیام ہے جس کے فارغ التحصیل علماء موجودہ سوسائٹی کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔ پاکستان میں اس مقصد کے حصول کے لئے اب تک جو کچھ کام ہوا ہے اس کے مطالعہ سے ہمیں یقیناً فائدہ پہنچے گا۔

۲۱ - اپریل ۱۹۷۲ء: ادارہ کے سیمینار ھال میں مجلس مذاکرہ منعقد ھوئی ڈاکٹر دیطلف خالد رکن ادارۂ تحقیقات اسلامی نے ''سیکولرزم کے بارے میں مسلمانوں کا رد عمل'' (Muslim Responses to Secularism) کے عنوان سے انگریزی میں ایک مقالہ پیش کیا - مقالہ شروع ھونے سے پہلے ڈاکٹر صغیر حسن معصومی نے موضوع کے متعلق چند تعارفی کلمات فرمائے - اس مجلس میں جو مقالہ پیش کیا گیا وہ درحقیقت ایک طویل مقالے کا حصہ تھا - اس کی ابتدائی تین قسطیں ادارے سے باھر کہیں اور پیش کی جا چکی تھیں - جن میں سیکولرزم کی تعریف ، اس کے متعلق مغربی مفکرین کی رائیں اور مسلمان مفکرین کے خیالات کا ذکر تھا - اس قسط میں مقالہ نگار نے اس کے روحانی اور مادی پہلو پر گفتگو کی -

مقالے میں مفتی محمد عبدہ ، علال الفاسی ، ڈاکٹر اقبال ، مولانا عبید اللہ سندھی ، احمد امین، پرویز اور جاوید اقبال کے بعض خیالات بھی پیش کیے گئے- عیسائیت کے بارے میں ڈاکٹر اقبال اور عام مسلمان مفکرین کے اس خیال کی تردید کی گئی کہ وھاں صرف رھبانیت ھے اور دنیا میں دلچسپی ، سیاست اور حکمرانی کی ان کے یہاں کوئی اھمیت نہیں - مقالے میں مجموعی طور پر سیکولرزم کی حمایت کی گئی تھی - آخر میں مقالہ نگار سے مختلف سوالات کیے گئے، جو زیادہ تر سیکولرزم کی تعریف ، نیت سے متعلق حدیث کی غلط تعبیر اور بعض مسلمان مفکرین کی غلط ترجمانی پر مشتمل تھے - مقالے میں ایک بڑی کمی یہ محسوس کی گئی کہ مقالے میں کسی نقطۂ نگاہ کی پوری وضاحت نہیں کی گئی -